بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَلحَمْدُ لله رَبِّ العَالَمِينَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالمُرْسَلِينَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِه وَصَحْبِه اَجمَعِين ، وَبَعْدُ:

095: سورۃ التّین کی مختصر تفسیر

جزء عم ؐ کی مختصر تفسیر، اور آج کی نشست میں سورۃ التّین سے درس کا آغاز کرتے ہیں، سورۃ التّین کی مختصر تفسیر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ① وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ② وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ③ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ④ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ⑤ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ⑥ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ⑦ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ⑧﴾ (التين: 1-8)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ (قسم ہے تین کی اور زیتون کی)

﴿وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ﴾ (اور کوہ طور کی قسم ہے)

﴿وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ﴾ (اور اس امن والے شہر کی قسم ہے)

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ﴾ (یقیناً ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا ہے)

﴿ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ﴾ (پھر ہم نے اسے پست ترین حالت میں لوٹا دیا ہے)

﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ (سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں)

﴿وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ (اور اچھے عمل کیے ہیں)

﴿فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ﴾ (اُن کے لیے ختم نہ ہونے والا اُجر ہے)

﴿فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ﴾ (پس تو اُس کے بعد روز جزاء و جزاء کو کیوں جھٹلاتا ہے)

﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ﴾ (کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے)۔

یہ عظیم سورۃ ہے مکی سورۃ ہے اور آٹھ (8) آیتیں ہیں اس عظیم سورۃ کی، سورۃ کی ابتداء قسم سے ہوئی ہے اور ایک خاص انداز بیان ہے قسم کا۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں اللہ تعالیٰ خالق اور مالک ہیں (ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ) اپنی مخلوقات میں سے جس کی بھی قسم کھانا چاہیں اللہ تعالیٰ قسم کھاتے ہیں لیکن مخلوق کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا جائز نہیں ہے اگر مخلوق میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور مخلوق کی قسم کھاتا ہے چاہے وہ نبی ہو ولی ہو یا فرشتہ کیوں نہ ہو تو یہ شرک میں سے ہے کیونکہ قسم کا جو قاعدہ ہے وہ یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی قسم کھائی جاتی ہے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم نہیں کھائی جاتی۔

اور اس سورۃ میں ایک بڑے پیارے انداز سے اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے اپنی مخلوقات میں سے بعض چیزوں کی اِن میں سے جن بعض چیزوں کا ذکر ہے وہ چار چیزیں ہیں۔

سب سے پہلے ﴿التِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ﴾ یہ دو چیزیں ہیں: انجیر معروف پھل جو ہم کھاتے ہیں، زیتون معروف زیتون ہے جو ہم کھاتے ہیں: (قسم ہے تِین کی اور قسم ہے زیتون کی)۔

جب قسم کھائی جاتی ہے تو قسم کھانے والا جس کی قسم کھائی جارہی ہے حرف القسم؛ تیسرا اور چوتھا کیا ہوتا ہے؟ جواب القسم، یعنی کسی خاص مقصد کے لیے قسم کھائی جاتی ہے کسی خاص چیز کی تعظیم بیان کرنے کے لیے؛ اور جواب القسم آگے آئے گا۔

اب نسبت دیکھیں سورۃ کی شروع سے لے کر آخر تک جیسے میں نے کہا ہمیشہ ایک قاعدہ یاد رکھیں کہ قرآن مجید کی ہر سورۃ الگ سے موتیوں کا ہار ہے؛ موتیوں کا ہار کیسے بنتا ہے؟ ایک موتی آتا ہے پھر دوسرا پھر تیسرا آخر میں دیکھیں آپ کہ جہاں سے پہلا موتی شروع ہوا آخری موتی اس سے جڑ جاتا ہے۔ ہر سورۃ کی ابتداء اُس کے اختتام کو آپ دیکھیں گے جڑا ہو گا اور جو بنیادی پیغام ہے وہ اسی کے اندر گھومتا رہے گا بڑے پیارے انداز سے۔ اب تِین اور زیتون کی ابتداء ہے احکم الحاکمین اختتام ہے اب دیکھیں تِین اور زیتون کا احکم الحاکمین سے کیا تعلق ہے آیئے دیکھتے ہیں۔

﴿وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ﴾ (اور قسم ہے تِین کی اور زیتون کی)؛

مقصد کیا ہے اس قسم کا تِین اور زیتون مکہ میں تو نہیں موجود تھے؟ قرآن کہاں پر نازل ہوا یہ سورۃ مکی ہے کہاں پر نازل ہوئی؟ یعنی ہجرت سے پہلے نازل ہوئی ہے مکہ میں۔ نہ تِین ہے نہ زیتون ہے یہ سرزمین تِین زیتون کی نہیں ہے تو تِین اور زیتون کہاں پر پایا جاتا ہے؟ شام میں۔ اصل مقصد یہ ہے کہ تِین اور زیتون کی جگہ کو دیکھو ذرا غور تو کرو اس جگہ میں کیا چیز خاص ہے۔

کیا چیز خاص ہے شام میں؟ کس نبی کی دعوت تھی وہاں پر؟ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام۔

تِین اور زیتون کا سید نا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے کوئی تعلق ہے؟

سبحان اللہ کیا انداز بیان ہے بتاتا ہوں آگے کیسے: ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾۔

﴿وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ﴾(اور کوہ طور کی قسم ہے)۔

کوہ طور کہاں پر ہے؟ سیناء میں ہے نا۔ سیناء کون سی جگہ ہے؟ مصر اور فلسطین کے بیچ میں جو صحرا ہے صحرائے سیناء وہاں پر کوہ طور ہے کسی جگہ پر۔"اور قسم ہے کوہ طور کی": قرآن مجید اس وقت نازل ہوا جزیرہ عرب میں اور تا قیامت پیغام ہے تمام انسانیت کے لیے۔ لوگ جانتے ہیں کہ تِین اور زیتون کیا ہے یہ بھی جانتے ہیں کہ کوہ طور بھی کوئی پہاڑ ہے جو سفر پر جاتے ہیں تو آنکھوں سے بھی دیکھ لیا"اور قسم ہے کوہ طور کی"اس پہاڑ سے اصل مراد کیا ہے؟ نبی کا ذکر ہے جو اس پہاڑ سے جڑا ہوا ہے (جن کا نام اس پہاڑ سے جڑا ہوا ہے)۔ کس کا نام جڑا ہوا ہے؟ سید نا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا نام۔

﴿وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ﴾ اصل مقصد مکہ تک پہنچنا ہے نا: (اور قسم ہے اس امن والے شہر کی)۔

یہ تو جان لیا کہ اس امن والے شہر سے اصل کیا مراد ہے کس کی دعوت ہے؟ خاتم الانبیاء والمرسلین علیہ الصلاۃ والسلام یہ دعوت ہے۔

تِین اور زیتون کی قسم، کوہ طور کی قسم، اس امن والے شہر کی قسم؛ یہ شہر امن والا ہے اس پر امن باقی رہے گا اور اس امن کو باقی رہنے کے لیے کچھ کام کرنا پڑے گا، جواب القسم سن لیں اب: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ﴾: ایک حقیقت جس سے ہر انسان واقف ہے کہ انسان بہترین ساخت پر پیدا ہوا ہے، ربّ نے انسان کو شکل وصورت کے اعتبار سے ظاہر کے اعتبار سے سب سے خوبصورت مخلوق بنایا ہے۔ مخلوقات اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں نا آپ خوبصورت پرندہ دیکھ لیں، مور ہے خوبصورت پرندہ آپ کے نزدیک رنگ برنگا لیکن ہے وہ پرندہ، اُس کی ایک چیز اچھی ہوگی خوبصورت ہوگی اور کئی اور چیزوں میں بہت سارے نقص نظر آئیں گے آپ کو خلق کے اعتبار سے۔

آپ آسمان کی طرف دیکھ لیں جتنا بھی خوبصورت ہے ہے جماد نقص اس کے اندر پایا جاتا ہے۔ سورج کی روشنی کو دیکھ لیں جتنی چمکتی ہوئی روشنی ہو ہے تو وہ جماد۔ چاند کو دیکھیں کیسے رات میں چمکتا ہوا پوری رات کو روشن کر دیتا ہے اس پر بھی داغ ہے اس میں بھی کمی ہے۔ خلق کے اعتبار سے انسان بہترین ساخت پر پیدا ہوا ہے:

﴿لَقَدْ﴾ سے تاکید ہے، قسم الگ سے تاکید ہے؛ تین قسمیں ہیں اور الگ الگ جگہوں کی قسمیں ہیں الگ الگ طریقے سے۔

﴿لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ﴾ (یقیناً ہم نے انسان کو): ﴿خَلَقۡنَا﴾: " نحن خلقنا الإنسان" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ﴾ (بہترین ساخت پر)۔

تیرے ظاہر کو تو ہم نے اچھا بنایا ہے؛ تیری دو آنکھیں ہیں برابر آنکھیں ہیں اگر ایک آنکھ اوپر نیچے ہوتی تو کیا تیری حالت ہوتی اے انسان؟!

دیکھیں ہاتھوں کی انگلیاں دیکھیں برابر ہیں اگر یہ انگلی یہاں تک ہوتی یہ انگلی یہاں تک ہوتی، یہ کچھ لمبی ہوتی یہ کچھ چھوٹی ہوتی؟! انجینئرنگ جو سسٹم انسان کے اندر ہے ربّ کے حکم سے جو چلتا ہے، بچہ چھوٹا ہے جب بچہ پیدا ہونا (اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک اور صالح اولاد عطا فرمائے) آپ اپنے بچے کی ہتھیلی اپنے ہاتھ پر رکھ کر دیکھیں کبھی کرکے دیکھیں بڑا خوبصورت اور اچھا لگتا ہے بچے کا جو پورا ہاتھ ہے ناوہ آپ کی ہتھیلی کے سینٹر میں آجائے گا، پھر پانچ سال کے بعد بھی ہاتھ رکھ کر دیکھیں پھر دس سال کے بعد بھی ہاتھ رکھ کر دیکھیں۔

ہمارا جو ہاتھ ہے یہ جب چھوٹا ہوتا ہے دیکھیں انگلیاں برابر نہیں ہیں یہ، اِس انگوٹھے نے کہاں تک جانا ہے درمیان والی انگلی سب سے لمبی ہوگی یہ ترتیب دیکھیں انگلیوں کی سب کی ایسی ہوگی، ہاں رنگ مختلف ہوگا سائز چھوٹا بڑا ہوسکتا ہے پر سٹیج لمبائی کی ڈفرنٹ (Different) نہیں ہوگی۔

اس انگلی نے یہاں پر آکر رُک جانا ہے آگے نہیں جانا ہے کس کے حکم سے ہے؟ یہ دیکھیں برابر ہے برابر ہے اس کو کس نے روکا ہے؟ بچپن سے اس نے بڑا ہونا ہے، ہڈی سترہ اٹھارہ سال کی عمر کے بعد لمبی نہیں ہوتی کس نے اس کو روکا ہے؟ اگر ہڈی بڑھتی جاتی رکاوٹ نہ ہوتی تو پچاس سال کا آدمی کتنا لمبا ہوتا! ساٹھ سال کا اور لمبا ہوجاتا! ایک وقت تک رُکنا ہے۔

زخم ہوجاتا ہے زخم بھر جاتا ہے برابر ہوجاتا ہے، بیماری ہوتی ہے کلوئیڈ (Keloid) بن جاتا ہے جب ایکسٹرا (یونی ورک) میں خلل پڑجاتا ہے اب اس کو پتہ نہیں کہ کہاں رُکوں برابر ہوا کہ نہیں، اب وہ مزید ٹشو بنتا رہتا ہے۔ بنتا رہتا ہے وہ یوں بڑا سا گولہ بن جاتا ہے اسے کاٹنا پڑتا ہے لیکن نارمل انسان کے لیے جوں ہی برابر ہوا رُک گیا کہ بھئی زخم بھر گیا ہے بس مزید پروڈکشن کی ضرورت نہیں ہے اور مزید کچھ کنسٹرکشن کی ضرورت نہیں ہے معاملہ برابر ہوگیا ہے۔

کس نے اسے حکم دیا ہے؟! (سبحان اللہ)۔

ہم دیکھتے کیسے ہیں ہم سنتے کیسے ہیں؟ ہم ہضم کیسے کرتے ہیں؟ ہمارا دل کیسے دھڑکتا ہے؟

اس لیے تدبر القرآن کے جو دروس ہیں ایک دفعہ سن لینا اسی پر ہے پورا، خوبصورت انسان الگ سے ہے اس میں دیکھ لیں واللہ یعنی حیران ہو جاتا ہے یہ انسان! اگر واللہ ربّ کا ساتھ نہ ہو تو انسان سانس لینے کے قابل نہیں ہے، اگر اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو تو انسان اس دنیا میں نہ چلنے پھرنے کے قابل ہے نہ ہی سانس لینے کے قابل ہے!

﴿ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴾: خلق کے اعتبار سے اے انسان! اہل ایمان نہیں فرمایا مومن نہیں فرمایا، "انسان" سارے انسان برابر ہیں کافر جیسا ہے مسلمان ویسا ہی ہے ظاہر کے اعتبار سے سب برابر ہیں: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ﴾۔

﴿ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ﴾ (پھر ہم نے اسے پست ترین حالت میں لوٹا دیا ہے)۔

﴿اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ﴾: سب سے بدترین جگہ جہنم ہے پھر اس انسان کو جہنم کی طرف لوٹا دیا ہے! اپنی خلق کے اعتبار سے یہ بھلائی کو پا نہیں سکتا، شکل وصورت کی خوبصورتی سے ظاہر کی بھلائی اور اچھائی سے یہ کامیاب نہیں ہو سکتا اور نہ ہی جہنم کی آگ سے بچ سکتا ہے!

﴿ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ﴾: اَسفَلَ؟ نہیں! ﴿اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ﴾۔

﴿اِلَّا ﴾ خوشخبری ہے، ورنہ انسان ہے اور اَسفَلَ سَافِلِین ہے پھر تو تباہی ہے ہلاکت ہے اور کیا بچ گیا ہے؟!

اب کوئی راستہ ہے خلاصی کا؟ کوئی نجات کا راستہ ہے؟ ہاں ہے۔ کیا ہے؟ ﴿اِلَّا ﴾: استثنیٰ ہے اس بدترین ہلاکت سے اَسفَلَ سَافِلِین سے ایک استثنیٰ ہے وہ کیا ہے؟

﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾: مگر وہ لوگ۔

﴿وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ ﴾ (العصر: 1-2)؛ ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾۔

یہاں پر قسم کے ساتھ وہاں پر زمانے کی قسم ہے؛ نسبت میں نے بتایا ہے کہ مناسبت ہے پوری آیت کی زمانے کے ساتھ؛ یہاں پر مناسبت ہے تین، زیتون، طور سنین اور ﴿ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ﴾ کے ساتھ۔

(بتاؤں گا پوری سورۃ کو دیکھیں کہ کس خوبصورت انداز سے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے)۔

﴿ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝﴾ اور ﴿لَفِيْ خُسْرٍ ۝ ﴾ برابر ہے: ﴿اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ﴾ اور خسارہ۔

دونوں میں خوشخبری کہاں پر ہے؟ استثنیٰ میں ہے۔ کیا استثنیٰ ہے؟ ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ دونوں میں ایک جیسا ہے کہ نہیں؟ ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾۔

﴿وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾: یہاں پر ﴿تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ (العصر: 3) نہیں ہے کیونکہ ﴿وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ کے اندر ہی شامل ہے؛ وہاں پر تفصیل بیان کی گئی ہے یہاں پر تفصیل نہیں ہے کیونکہ ﴿تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ عمل صالح میں سے ہے کہ نہیں؟ وہاں پر تفصیل لازمی تھی کیونکہ سیاق اور سباق ایسا ہی تھا، یہاں پر تفصیل ضروری نہیں ہے کیونکہ عمل صالح میں یہ بھی شامل ہے اصل پیغام وہ دینا ہے کہ جیسا ظاہر تمہارا خوبصورت ہے باطن کو تم نے خوبصورت کرنا ہے تاکہ تمہارا ظاہر بھی خوبصورت ہو جائے اور اَسفَلَ سَافِلِین سے بچنے والے انسان بن جاؤ۔

﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ "وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں" اس جملے سے کیا مراد ہے؟ دو چیزیں ہیں۔ جب بھی ایمان کی بات آتی ہے یہ دو چیزیں سامنے آتی ہیں وہ کیا دو چیزیں ہیں؟ ارکان ایمان اور تعریف الایمان۔

ارکان ایمان چھ (6) ہیں: ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ ''من يجب الإيمان به'': شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں؛ ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ سے مراد کون ہیں؟ وہ لوگ جو ایمان لائے ہر اُس چیز پر جس پر ایمان لانا فرض ہے۔

کس چیز پر ایمان لانا فرض ہے؟ چھ (6) چیزوں پر۔ کون سی ہیں؟ اللہ تعالیٰ پر ایمان جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث سیدنا جبریل اُمین علیہ الصلاۃ والسلام کی حدیث میں آیا ہے: ''ما الإيمانُ؟'': عرض کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کیا ہے؟

''قَالَ: الإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، ومَلَائِكَتِهِ وكُتُبِهِ ورُسُلِهِ والْيَومِ الآخِرِ وتُؤْمِنَ بالقَدَرِ خَيْرِهِ وشَرِّهِ'': چھ چیزیں ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر ایمان۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان۔

(۴) اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان۔

(۵) آخرت پر ایمان۔

(٦) اور تقدیر پر ایمان اچھی ہو یا بُری ہو۔

یہ چھ ارکان ہیں ایمان کے اللہ تعالیٰ پر ایمان سے مراد کیا ہے صرف زبانی کلامی میرا ایمان ہے اللہ تعالیٰ پر؟! اللہ تعالیٰ پر ایمان سے مراد ہے توحید کی تینوں قسمیں: (۱) اللہ تعالیٰ واحد سچا ربّ ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ واحد سچا معبود ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ یکتا ہے ان تین چیزوں میں جو اللہ تعالیٰ کے خاص حقوق ہیں بغیر علم کے ممکن ہے؟ اس لیے ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ کا دوسرا لفظ کیا ہے؟ علم۔

ایمان اور علم لازم اور ملزوم ہیں بغیر علم کے ایمان ممکن نہیں ہے اور بغیر ایمان کے علم ممکن نہیں ہے یہ دونوں لازم اور ملزوم ہیں۔

ایمان ہے اس کے ساتھ ساتھ عمل صالح بھی لازمی ہے عمل صالح کی دو شرطیں ہیں اس لیے دو کا قاعدہ یاد رکھیں۔

﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ دو چیزیں ہیں نا؟ جڑی ہوئی ہیں نا؟ تو دو کا قاعدہ یاد رکھیں۔

﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ میں دو چیزیں ہیں، ارکان ایمان چھ (6) پر ایمان لے کر آنا ہے۔

اور تعریف الایمان کیا ہے؟ پانچ چیزوں کا مجموعہ ہے۔ کیا ہے؟ "قول باللسان" (زبان کا قول ہے) "وتصديق بالجنان" (دل سے اقرار ہے) "وعمل بالاركان" (جسم سے عمل ہے) "يزيد بالطاعة" (فرمانبرداری سے بڑھتا ہے) "وينقص بالعصيان" (نافرمانی سے گھٹتا ہے)۔

پانچ چیزوں کے مجموعے کو ایمان کہا جاتا ہے اگر یہ چھ اور پانچ (گیارہ) چیزوں کی آپ کو سمجھ ہے تو آپ کا ایمان اِن شاءاللہ مضبوط ہے اور آپ اہل سنت والجماعت کے اصولوں پر قائم ہیں، اگر ان میں سے کسی میں خلل ہے تو آپ اہل سنت والجماعت کے اصولوں پر قائم نہیں ہیں آپ کا اصول کسی اور کا ہے مسلک کوئی اور ہے آپ کا، آپ کا راستہ کوئی اور ہے جو سلف کے راستے سے جدا ہے (سبحان اللہ)۔ یہ ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ ہے۔

﴿وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ (اور اچھے عمل کیے)۔ اچھے عمل سے کیا مراد ہے؟ عمل صالح وہ جس کی دو شرطیں ہیں (پھر دو) کیا شرطیں ہیں؟

(۱) سب سے پہلے الاخلاص للہ تعالیٰ۔

(۲) دوسری شرط اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

"أنا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلاً أَشْرَكَ مَعِي فِيهِ غَيْرِي، تَرَكْتُهُ وشِرْكَهُ": میں سب سے زیادہ بے پرواہ ہوں شرک کے معاملے میں (حدیث قدسی میں آیا ہے) جس نے بھی کوئی عمل کیا اس عمل میں میرے ساتھ کسی کو شریک کیا ہے میں نے اس کو اور اس عمل کو ترک کر دیا ہے۔

صحیح مسلم کی حدیث ہے یہ اخلاص کی دلیل ہے۔

اور اس سے ملتی جلتی حدیث: "مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ": اتباع کی دلیل صحیح مسلم میں کہ جس نے کوئی عمل کیا جس پر ہمارا عمل نہیں ہے مردود ہے (سبحان اللہ)۔

ایمان ہے، عمل صالح ہے، ارکان ایمان ہے، تعریف الایمان ہے (ایمان کا معنی اور تعریف ہے) اور پھر عمل الصالحات میں اخلاص ہے اور اتباع سنت ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾۔

﴿فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ﴾ (ان کے لیے ہمیشہ کا اُجر ہے جو ختم ہونے والا نہیں ہے)۔

کون سا اُجر ختم ہونے والا نہیں ہے؟ جب تک آپ مومن ہیں اور باعمل ہیں عمل صالح کرنے والے ہیں آپ کا عمل دنیا میں تو جاری رہے گا جب تک آپ زندہ ہیں۔ مر گئے ایمان اور عمل صالح آپ کے ساتھ ہے ختم ہوا؟ نہ ہوا؛ میدان محشر میں ساتھ ہے، پُل صراط میں ساتھ ہے، جنت میں ساتھ ہے (سبحان اللہ)۔

جنت کا اُجر کبھی ختم ہونے والا ہے؟! ایمان اور عمل صالح کے ساتھ جو اُجر مترتب ہے دنیا میں بھی خیر ہے آخرت میں بھی ہمیشہ کی کامیابی اور خیر ہے اس لیے ﴿اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ﴾ ہے۔

دنیا کے معاملات میں آپ پیسہ کما لیں ہمیشہ رہے گا؟ جتنے بھی آپ مالدار ہو جائیں مرتے وقت چھوڑ کر جانا پڑے گا کہ نہیں قبر میں ایک ٹکا بھی ساتھ جاتا ہے؟! کپڑے بھی اتار دیتے ہیں کہ یہ بھی ساتھ نہیں جائیں گے آپ کے۔

آپ کے دوست آپ کے احباب آپ کے سب سے پیارے لوگ کوئی آپ کے ساتھ نہیں ہوگا جو آپ نے کمایا ہے سب چھوڑ کر جانا پڑے گا ساتھ نہیں جائے گا لیکن ایمان اور عمل صالح اُن کا جو اُجر ہے وہ؟

اس لیے کیا خوشخبری ہے؟ ﴿غَيْرُ مَمْنُوْنٍ﴾۔

اصل بات: ﴿فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ﴾: دِین سے مراد روز قیامت، روز جزاء وسزا؛ (تو پھر کیوں جھٹلاتے ہو قیامت کے دن کو)۔

اے انسان تو جھٹلاتا کیوں ہے؟! اُجر تمہیں ملنے والا ہے جو ہمیشہ کے لئے ہے جو ختم نہیں ہونے والا جب تم ایمان اور عمل صالح کا راستہ اختیار کروگے، تمہارے ظاہر کو میں نے اچھا بنایا ہے ﴿اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ﴾ تم اپنے باطن کو اچھا بنا سکتے ہو ایمان اور عمل صالح سے تو بناتے کیوں نہیں ہو؟! کیسے بناؤں گا؟ انبیاء اور رسولوں علیہم الصلاۃ والسلام کے راستے کو اپنا کر اُن کی دعوت اُن کے پیغام کو اپنا کر۔ کون سے رسول ہیں؟ ﴿ھٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ﴾ کون سے رسول ہیں جن کو بھیجا گیا؟ وہی جن کی دعوت تمہیں پہنچی ہے قریش کے لیے، جزیرۂ عرب کے لیے، پوری دنیا کے لیے۔ کیا دعوت کو قبول کیا تم لوگوں نے؟

یہ مکہ جو ہے امن والا شہر تم بھی جانتے ہو اہل شرک بھی جانتے ہیں اس لیے دنیا کے سارے ڈکیت جب حاجیوں کو لوٹتے تھے دور جاہلیت میں قریش کے قافلے کو کوئی لوٹتا نہیں تھا کیونکہ بلد الأمین کے لوگ ہیں یہ؛ تو اس شہر کا امن پوری دنیا جانتی تھی اور خصوصی طور پر دور جاہلیت میں مشرکین بھی جانتے تھے اور ظالم لٹیرے بھی جانتے تھے کہ یہ بلد الأمین ہے۔

اصل امن وہ نہیں جو تم سمجھتے ہو اصل امن ہے توحید اور اتباع سنت کا، جو پیغام میرا نبی لے کر آئے گا اصل امن وہی ہو گا، امن میں وہی ہو گا سلامتی میں جو اس نبی کی دعوت کو قبول کرے گا، نبی کوئی نئی دعوت لے کر نہیں آیا۔

سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی دعوت کیا تھی؟ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی دعوت کیا تھی؟ ایک ہی دعوت تھی انبیاء کی دعوتیں دیکھ لیں۔

جو تھوڑا سا علم رکھتے ہیں جو سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی دعوت کو جانتے ہیں جیسے ورقہ بن نوفل تھا اس زمانے میں اور بھی جو تورات اور انجیل پڑھنے والے تھے تو وہ جھٹلا نہیں سکے! جوں ہی وحی کا نور نازل ہوا اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوت توحید لے کر گئے پیغام اپنے ربّ کا لے کر گئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہی چیزیں ہیں یہ وہی نور ہے جو موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل ہوا تو عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل ہوا ہے۔

﴿وَالتِّیۡنِ وَالزَّیۡتُوۡنِ﴾: سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا شہر شام۔

﴿طُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ﴾: کوہ طور سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو جہاں پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی تھی اور ہمکلام ہوئے۔

﴿وَھٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ﴾: اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہچان شہر مکہ ہے۔

تو پھر اس قیامت کے دن کو اے انسان تو جھٹلاتا کیوں ہے؟! آخرت پر ایمان کے پیغام کا انداز بیان دیکھیں بالکل منفرد ہے بالکل مختلف ہے۔

انسان کے ظاہر کی خوبصورتی سے اس کے باطن کی خوبصورتی اصل ہے جو ایمان اور عمل صالح سے بنا سکتا ہے۔ کیسے ؟ انبیاء اور رسولوں (علیہم الصلاۃ والسلام) کی دعوت کو قبول کر کے خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام کو قبول کر کے۔

اور آخرت پر ایمان جس میں جزاء و سزا پر ایمان لازمی ہے تو اسے انسان تو جھٹلاتا کیوں ہے پھر ؟! قابل ہو تم جھٹلانے کے ؟!

تم دیکھ لو سراپا نعمتوں میں جو تم ڈوبے ہوئے ہو تمہارا ظاہر تمہارے اپنے بس کی بات نہیں ہے ربّ نے تمہیں انسان پیدا کیا ہے تم جانور بھی پیدا ہو سکتے تھے لیکن تمہیں اللہ تعالیٰ نے بہترین ساخت پر پیدا کیا ہے تو پھر بھی جھٹلاتا ہے !

رسول تمہارے لیے بھیجے ہیں خوبصورت پیغام دے کر بھیجے ہیں، توحید کا پیغام ہے اتباع سنت کا پیغام ہے تو پھر بھی جھٹلاتا ہے یوم جزاء اور سزا کو اور یہ کہتا ہے کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے ! ارے تو انسان کیسا ہے ؟!

﴿ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ﴾ : تم جانتے ہو کہ دنیا میں فیصلہ کرنے والے حکمت والے بہت سارے لوگ ہیں، اہل شرک میں اہل کفر میں اہل ایمان میں ہر جگہ پر ایسے لوگ موجود ہیں لیکن سب سے بڑا حکمت والا کون ہے کیا اللہ تعالیٰ نہیں ہے ؟ واللہ سب میں جواب کیا ہے ؟ "بلیٰ" (بے شک اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی حکمت والا نہیں ہے)۔

کیسے ؟ دیکھیں موتیوں کا ہار : اپنے رسول بھیجے احکم الحاکمین کی حکمت ہے کہ رسولوں کی دعوت قبول کر کے یہ انسان اَسفَلَ سَافِلِین سے بچ سکتا ہے اور آخرت میں کامیاب ہو سکتا ہے، جب آخرت پر ایمان ہو گا اور آخرت کے لیے عمل کرے گا دنیا میں ایمان اور عمل صالح کے راستے کو اختیار کر کے۔

اس سے بڑھ کر کوئی حکمت والا دیکھا ہے آپ نے ؟! ﴿ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ﴾۔

تین اور زیتون ہمارے نزدیک کیا ہیں ؟ کھانے کی چیزیں ہیں۔ ان میں کہاں پر اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے، کہاں پر یہ پیغام ہے توحید کا، کہاں پر سنت ہے کہاں پر نبی کی دعوت ہے کس خوبصورت انداز میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

﴿ التِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴾ سے لے کر ﴿ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ﴾ تک، "بلیٰ" : سبحان اللہ۔

یہ مختصر سا یعنی پیغام تھا اس عظیم سورۃ کا۔

ہم اپنے ظاہر کو تو دیکھتے ہیں جیسے میں نے مثال دی ہے کہ اپنے ہاتھ کو دیکھ لیں اپنی شکل و صورت کو دیکھ لیں ؛ اپنے کانوں کو دیکھ لیں اگر ایک کان اوپر نیچے ہوتا کیا ہوتا ؟

ہماری آنکھوں کو دیکھ لیں انکھوں کے اندر کنٹراسٹ (Contrast) دیکھیں بلیک اینڈ وائٹ (Black & White) کا جب آنکھ پیلی پڑ جاتی ہے زرد پڑ جاتی ہے بیماری کی وجہ سے کتنا انسان خوفناک لگتا ہے! جب اُس کا یہ رنگ بدل جاتا ہے کسی بیماری کی وجہ سے یا آکسیجن کی کمی سے جب نیلا پڑ جاتا ہے انسان کی شکل کیسی ہو جاتی ہے؟!

جب انسان پھول جاتا ہے کسی بیماری کی وجہ سے شکل کیسی ہو جاتی ہے؟!

انسان کے ظاہر کو ربّ نے پیدا کیا ہے ہم نے اپنے باطن کو درست کرنا ہے تاکہ ظاہر کی طرح ہم بھی بہترین ساخت پر ہو جائیں؛ انبیاء علیہ الصلاۃ والسلام کی دعوت سب سے عظیم دعوت ہے اس پر ہم نے عمل کرنا ہے۔ کب؟ ایمان لانے کے بعد؛ پہلے ایمان پھر عمل صالح ہے جب یہ راستہ اختیار کریں گے جو ہمیشہ کی ناکامی ہے اس سے بچ بھی جائیں گے اور ہمیشہ کی کامیابی ربّ کی طرف سے مل جائے گی اور اپنے آپ کو کامیاب کریں گے جب انبیاء علیہ الصلاۃ والسلام کے راستے پر چلنے والے ہوں گے، واللہ أعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (095: سورۃ التّین کی مختصر تفسیر) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio